صف مکمل ہونے کے بعد اکیلا نمازی جماعت میں کیسے شامل ہو؟

تاریخ: 14-02-2021

ریفرنس نمبر Pin 6679

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی نے جماعت میں صف مکمل ہونے کی صورت میں پچھلی صف میں اکیلے کھڑے ہو کر نماز ادا کی، تو کیا اس کی نماز ہو جائے گی؟ ہم نے سنا ہے کہ ایسی صورت میں آگے والی صف میں سے کسی نمازی کو کھینچ لینا چاہیے، اکیلے کھڑے نہیں ہو سکتے، اس بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود پچھلی صف میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی و گناہ ہے، البتہ اگر صف دونوں کونوں تک مکمل ہو چکی ہو، تو بہتر یہ ہے کہ پچھلی صف میں تنہا نماز شروع نہ کرے، بلکہ رکوع تک کسی کے آنے کا انتظار کرے، کوئی آ جائے، تو دونوں مل کر صف بنا لیں، اگر کوئی بھی نہ آئے اور رکعت فوت ہونے کا خوف ہو، تو اگلی صف میں قریب سے کسی نمازی کو کھینچ لے اور اس کے ساتھ کھڑا ہو جائے، لیکن خیال رہے کہ جسے کھینچے وہ اس مسئلے کو جانتا ہو اور بہتر ہے کہ اچھے اخلاق والا بھی ہو کہ کہیں مسئلہ نہ جاننے کے سبب اِس کے کھینچنے کی وجہ سے وہ اپنی نماز ہی توڑ بیٹھے اور غصے کی وجہ سے سمجھنے سے پہلے لڑائی ہی شروع نہ کر دے۔ یہاں علماء فرماتے ہیں کہ چونکہ ہمارے زمانے میں دینی مسائل سے ناواقفیت عام ہے، لہذا اس زمانے کے اعتبار سے بہتر یہ ہے کہ اگلے نمازی کو نہ کھینچا جائے، بلکہ تنہا ہی نماز شروع کر دے۔ بہر حال اگر کسی نے بلا عذر بھی صف میں تنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھ لی، تو اس کی نماز ہو جائے گی، اگرچہ بلا عذر ایسا کرنا گناہ ہے۔

پہلے اگلی صف مکمل کرنے کا حکم ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اتموا الصف المقدم، ثم الذي يليه، فما كان من نقص فليكن في الصف المؤخر" ترجمہ: (پہلے) اگلی صف مکمل کرو، پھر اسے جو اس کے ساتھ ملی ہوئی ہے، پس جو کمی ہو وہ آخری صف میں ہو۔"

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، باب تسویۃ الصفوف، جلد 1، صفحہ 107، مطبوعہ لاھور)

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے: "عن عطاء في الرجل يدخل المسجد وقد تم الصف قال: ان استطاع ان يدخل في الصف دخل والا اخذ بيد رجل، فاقامه معه ولم يقم وحده" ترجمہ: حضرت عطاء بن رباح (رضی اللہ عنہ)

ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو مسجد میں آئے اور صف پوری ہو چکی ہو کہ اگر اسے (اگلی) صف میں داخل ہونا، ممکن ہو، تو داخل ہو جائے، ورنہ کسی شخص کا ہاتھ پکڑے اور اپنے ساتھ کھڑا کر لے، تنہا کھڑا نہ ہو۔"
(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصلوۃ التطوع۔۔الخ، جلد2، صفحہ34، مطبوعہ عرب شریف)

بدائع الصنائع میں ہے: "وينبغي اذا لم يجد فرجة ان ينتظر من يدخل المسجد ليصطف معه خلف الصف، فان لم يجد احدا وخاف فوت الركعة جذب من الصف الى نفسه من يعرف منه علما وحسن الخلق لكي لا يغضب عليه، فان لم يجد يقف حينئذ خلف الصف بحذاء الامام" ترجمہ: مقتدی جب اگلی صف میں جگہ نہ پائے، تو اسے چاہیے کہ کسی کے مسجد میں داخل ہونے کا انتظار کرے تاکہ اس کے ساتھ پچھلی صف میں کھڑا ہو سکے، پس اگر کوئی بھی نہ ملے اور رکعت کے فوت ہونے کا خوف ہو، تو اگلی صف میں سے کسی ایسے شخص کو کھینچ لے جو مسئلہ جاننے والا اور خوش اخلاق ہو، تاکہ وہ دوسرا شخص کھینچنے والے پر غصہ نہ کرے، پس اگر ایسا شخص بھی نہ پائے، تو اس صورت میں امام کے پیچھے تنہا کھڑا ہو جائے۔"
(بدائع الصنائع، کتاب الصلوۃ، باب بیان مایستحب فی الصلوۃ ومایکرہ، جلد1، صفحہ218، مطبوعہ بیروت)

مجمع الانہر میں ہے: "لكن الاولى في زماننا القيام وحده لغلبة الجهل، فانه اذا جذب احداً ربما افسد صلاته" ترجمہ: لیکن ہمارے زمانے میں جہالت عام ہونے کی وجہ سے اولی یہ ہے کہ نمازی اکیلا کھڑا ہو جائے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی کو کھینچے تو وہ اپنی نماز فاسد کر دے۔"
(مجمع الانہر، کتاب الصلوۃ، جلد1، صفحہ188، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی فقیہ ملت میں اسی طرح کے سوال کے جواب میں ہے: "اگر پہلی صف پُر (مکمل) ہو چکی ہے، تو آنے والا شخص دوسرے کے آنے کا انتظار کرے، اگر کوئی نہیں آیا اور امام رکوع میں چلا گیا، تو وہ صفِ اول سے جو اس مسئلہ کا جانکار ہو، کھینچ کر دوسری صف میں اپنے ساتھ ملا کر کھڑا ہو جائے اور اگر ایسا شخص نہیں جو اس مسئلہ کا جانکار ہو، تو وہ اکیلے امام کی سیدھ میں کھڑا ہو سکتا ہے اور اگر بلا عذر بھی اکیلے کھڑا ہو جائے، تو بھی نماز ہو جائے گی۔"
(فتاوی فقیہ ملت، جلد1، صفحہ157، شبیر برادرز، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

01رجب المرجب1442ھ14فروری2021ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے